سنتِ مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ بھول گئے تو کیا سنتیں دوبارہ پڑھنا ہوں گی؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13018

تاریخ اجراء: 15 ربیع الاول 1445ھ /02 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازی اگر چار رکعت والی سنتِ مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ کرنا بھول جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے تو کیا وہ سنتیں درست ادا ہوں گی؟ یا انہیں پھر سے ادا کرنا ہو گا؟ حوالے کے ساتھ رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ چار رکعت سنتِ مؤکدہ درست ادا ہو گئیں، دہرانے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ چار رکعت سنتِ مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ کرنا واجب ہے اور واجباتِ نماز میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑنے کی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، جبکہ صورتِ مسئولہ میں نمازی نے واجب سجدہ سہو ادا کرلیا تو اس کی وہ سنتیں درست ادا ہو گئیں۔

نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں واجبات نماز کے بیان میں ہے:"(القعود الاول) ولو فی نفل فی الاصح "یعنی اصح قول کے مطابق قعدہ اولی (واجب ہے) اگرچہ نفل نماز کا ہو۔(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص195، مطبوعہ کوئٹہ)

حاشیۃ الطحطاوي علی مراقی الفلاح میں اسی سے متعلق مذکور ہے:"(ویجب القعود الاول)۔۔۔۔ولا فرق فی ذلک بین الفرائض والواجبات والنوافل استحسانا عندھما وھو ظاھر الروایۃ والاصح "یعنی پہلا قعدہ واجب ہے۔۔۔اور استحساناً شیخین علیہما الرحمہ کے نزدیک فرائض وواجبات ونوافل کے قعدہ اولی کے درمیان کوئی فرق نہیں، اور یہی ظاہر الروایہ اور اصح قول ہے۔(حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح، کتاب الصلاۃ، ص250، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ملتقطاً)

قعدہ اولیٰ بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو واپس نہ لوٹے بلکہ نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرلے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "ولو ترک القعدۃ الاولیٰ من ذوات الاربع وقام الی الثالثۃ فان استتم قائماً لا یعود" یعنی اگر نمازی چار رکعت والی نماز میں قعدہ اولیٰ ترک کر دے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو اگر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تو واپس نہ لوٹے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، ج01، ص171، دار الکتب العلمیۃ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "(نمازی قعدہ اولیٰ بھول کر) اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو پلٹنے کا اصلاً حکم نہیں بلکہ **ختم نماز پر سجدہ سہو کرلے۔**" (فتاوی رضویہ، ج08، ص181، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "اگر تین یا چار رکعات والی نماز میں نمازی دوسری رکعت کے بعد "التحیات" میں بیٹھنا بھول جائے۔ تو کیا سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی؟" اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "**قعدہ اولیٰ واجب ہے۔ اور واجب کو بھول کر چھوڑ دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔**" (وقار الفتاوی، ج02، ص114، بزم وقار الدین)

واجباتِ نماز میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑنے پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ فتاوی امجدیہ میں ہے: "**واجباتِ نماز سے ہر واجب کے ترک کا یہی حکم ہے کہ اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو واجب**، اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یا قصداً واجب کو ترک کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔" (فتاوی امجدیہ، ج01، ص276، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم